سوال

(3)مرد پر کب شادی واجب ہوتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مردوں کےلیے شادی کرنا واجب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مردوں کے احوال و معاملات مختلف ہونے کی وجہ سے شادی کا حکم بھی مختلف ہوگا، جو شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور اسے حرام کام میں پڑنے کا خدشہ ہو تو ایسے شخص پر شادی کرنا واجب ہے، کیونکہ نفس کو حرام سے بچانا اور اس کی عفت و عصمت واجب ہے جو کہ شادی کے بغیر ممکن نہیں۔

امام قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وہ شخص جو شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور بغیر شادی کے رہنے سے اسے اپنے نفس اور دین میں ضرر و نقصان کا اندیشہ ہو اور اس نقصان سے شادی کے بغیر بچنا ممکن نہ ہو تو ایسے شخص پر شادی کے وجوب میں کوئی بھی اختلاف نہیں ہے۔

اور مرداوی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'الانصاف' میں کہا ہے:

جسے حرام کام میں پڑنے کا خدشہ ہو اس کے حق میں نکاح کرنا واجب ہے اس میں ایک ہی قول ہے کوئی دوسرا قول نہیں۔ یہاں پر عنت سے مراد زنا ہے اور صحیح بھی یہی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ زنا سے ہلاکت میں پڑنے کو العنت کہتے ہیں۔ دوم اس کا مطلب ہے کہ اسے اپنے حرام کام میں پڑنے کا اندیشہ ہو، جب اسے یہ علم ہو یا اس کا گمان ہو کہ وہ اس میں پڑ جائے گا (تب اس پر نکاح واجب ہو جائے گا) (الإنصاف: کتاب النکاح: أحکام النکاح)

اور اگر اس میں شادی کی قوت تو ہو لیکن بیوی پر خرچہ کرنے کی سکت نہیں تو پھر اسے اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان کافی ہے:

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ... ٣٣... النور

''اور جو لوگ نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ پاکدامنی اختیار کریں حتی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔''

اوراسے چاہیے کہ وہ روزے بھی کثرت سے رکھے کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے :

''جس میں نکاح کی طاقت نہیں وہ روزے رکھے کیونکہ وہ اس کےلیے ڈھال ہیں۔'' ((بخاری (5065) مسلم (1400))

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوالزاہد کو کہا تھا، یا تو تجھ میں شادی کرنے کی طاقت ہی نہیں یا پھر تو فسق و فجور کی وجہ سے شادی نہیں کرتا۔ (فقہ السنۃ 2/15-18)

اورشادی کے بغیر رہتے ہوئے (غیر محرم لڑکیوں کو) دیکھنا یا بوس وکنار کر کے گناہوں میں مبتلا ہونے والے پر بھی شادی کرنا واجب ہے، جب مرد یا عورت کو یہ علم ہو یا اس کا ظن غالب ہو کہ اگر وہ شادی نہیں کرے گا تو زنا کا مرتکب ہو گا یا پھر کسی اور غلط کام میں پڑے گا یا پھر ہاتھ سے غلط کاری (یعنی مشت زنی) کرے گا تو ایسے مرد و عورت پر بھی شادی کرنا واجب ہے۔

اور ایسے شخص سے بھی شادی کا وجوب ساقط نہیں ہوتا جسے یہ علم ہو کہ وہ شادی کر کے بھی ممنوع کام ترک نہیں کرے گا، اس لیے کہ وہ شادی کی حالت میں حلال کام کی وجہ سے حرام اور ممنوع کام سے بچا رہے گا، اگرچہ بعض اوقات اس حرام کام کا بھی ارتکاب ہو سکتا ہے لیکن غیر شادی تو ہر وقت معصیت وگناہ کے لیے فارغ ہوتا ہے۔

اوراب موجودہ دور کے حالات اور جو کچھ اس میں فسق وفجور اور فحش کام پائے جاتے ہیں ان کو دیکھنے اور غور وفکر کرنے والا تو یقینی طور پر مطمئن ہو گا کہ ہمارے دور میں باقی دوسرے ادوار کی بہ نسبت شادی کرنا زیادہ واجب ہے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو پاک صاف رکھے اور ہمارے اور حرام کاموں کے درمیان دوری ڈال دے اور ہمیں عفت وپاکدامنی عطا فرمائے اور ہمارے نبی ﷺ پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 36

محدث فتویٰ